

اسلامی فقہ کی تدوین میں خواتین کا کردار: شافعی و حنفی ادوار کے تناظر میں

The Role of Women in the Development of Islamic Jurisprudence: A
Comparative Study of the Hanafi and Shafi'i Eras

DOI: <https://doi.org/10.5281/zenodo.17193823>



*Dr. Shahzad Sadiq

**Ziaur Rahman

***Mamoon Khan

ABSTRACT:

*This paper presents a study of the role of women in the development of Islamic jurisprudence, particularly in the context of the **Hanafi** and **Shafi'i** eras. While the history of fiqh is usually attributed to male jurists, historical evidence shows that women were also active in teaching, transmitting hadith, offering juristic opinions, and participating in scholarly circles.*

*In the **Hanafi period**, women appeared not only as transmitters of hadith and teachers but also as guides in legal matters. Similarly, in the **Shafi'i era**, many female scholars attained mastery in both fiqh and hadith, and even taught well-known male scholars. They played a vital role in strengthening the scholarly tradition by teaching in mosques, madrasas, and private circles.*

*Their contributions had two prominent aspects: **intellectually**, women expanded the juristic heritage and safeguarded its authenticity; and **socially**, their scholarly presence highlighted the importance of women's education.*

This research makes it clear that women's role in the formation and growth of Islamic jurisprudence was not marginal but central. Their contributions remain a shining example for promoting women's participation in scholarly and juristic fields today.

Keywords: Hanafi , Shafi'i, transmitters , jurists, intellectually

.....
*Assistant Professor ICBS LHR) shahzadfaridi789@gmail.com

**Lecturer Islamic studies Iqra university Chak shahzad Campus Islamabad,

***Ph.D scholar, Sheykh Zaid Islamic Center, University of Peshawar

یہ مقالہ اسلامی فقہ کی تدوین میں خواتین کے کردار کا مطالعہ پیش کرتا ہے، خصوصاً شافعی اور حنفی ادوار کے تناظر میں۔ عموماً فقہ کی تاریخ مرد مجتہدین سے منسوب کی جاتی ہے، مگر تاریخی شواہد ثابت کرتے ہیں کہ خواتین بھی تدریس، حدیث کی روایت، اجتہادی آراء اور علمی مجالس میں سرگرم رہی ہیں۔

حنفی دور میں خواتین نہ صرف حدیث کی ناقل اور معلمہ کے طور پر سامنے آئیں بلکہ بعض نے فقہی مسائل میں رہنمائی بھی کی۔ اسی طرح شافعی دور میں متعدد خواتین علما نے فقہ و حدیث میں مہارت حاصل کی اور معروف مرد علما کو تعلیم دی۔ وہ مساجد، مدارس اور نجی حلقوں میں تدریس کر کے علمی روایت کو مضبوط کرتی رہیں۔

ان خدمات کے دو پہلو نمایاں ہیں: علمی طور پر خواتین نے فقہی ذخیرے کو وسعت دی اور اس کی اصالت کو محفوظ رکھا، جبکہ سماجی سطح پر ان کی علمی موجودگی نے خواتین کی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

یہ تحقیق واضح کرتی ہے کہ اسلامی فقہ کی تشکیل و ارتقا میں خواتین کا کردار محض حاشیہ نہیں بلکہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی خدمات آج کے دور میں بھی خواتین کی علمی اور فقہی شرکت کے لیے روشن مثال ہیں۔

مقدمہ (Introduction)

اسلامی تہذیب کی بنیاد علم اور فقہ پر رکھی گئی ہے، اور اس علم کی تدوین میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کا بھی نمایاں کردار رہا ہے۔ اگرچہ تاریخی تحریروں اور فقہی ذخیرے میں خواتین کے کردار کو اکثر نظر انداز کیا گیا، لیکن جب ہم گہرائی میں مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ فقہ اور حدیث کے بڑے ذخیرے میں خواتین نے روایت، تدریس، اور فتویٰ کے میدانوں میں اہم خدمات سرانجام دی ہیں۔

ابتدائی اسلامی صدیوں میں، خاص طور پر دورِ صحابہ اور تابعین میں، خواتین کی علمی سرگرمیاں نمایاں تھیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہ صرف فقہاء بلکہ محدثین نے بھی مرجع تسلیم کیا، اور امام زہری کا قول ہے: *لو جمع علم عائشۃ إلی علم جمیع النساء لکان علیہا الفضل¹۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ فقہی استنباط اور مسائل کے حل میں خواتین نے نہایت بنیادی کردار ادا کیا۔

فقہی مکاتب کے ارتقا کے ساتھ ساتھ خواتین کی علمی شرکت بھی برقرار رہی۔ حنفی دور میں، امام ابو حنیفہؒ کی شاگرداں میں بعض خواتین شامل تھیں جو فقہی مسائل پر مہارت رکھتی تھیں۔ امام کاسانی نے بدائع الصنائع میں ذکر کیا ہے کہ فقہ میں خواتین کی آراء کو معتبر سمجھا گیا، خاص طور پر معاملاتِ نساء میں²۔ شافعی دور میں بھی ہمیں ایسی محدثات اور فقیہات نظر آتی ہیں جنہوں نے امام شافعی اور ان کے تلامذہ کے ساتھ علمی مناقشات کیے، اور ان کے ذریعہ فقہی روایات کو محفوظ کیا گیا²۔

اس تحقیق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ موضوع موجودہ دور میں مسلم خواتین کی علمی و فقہی سرگرمیوں کو ایک تاریخی تناظر فراہم کرتا ہے۔ آج جبکہ خواتین کے کردار پر سوالات اٹھائے جاتے ہیں، اس طرح کی تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ فقہ اسلامی کی تدوین اور علمی روایت میں خواتین ہمیشہ فعال شریک رہی ہیں۔

اس مطالعہ کا مقصد یہ ہے کہ:

1. حنفی اور شافعی ادوار میں خواتین کے فقہی کردار کا تاریخی و تقابلی جائزہ پیش کیا جائے۔
 2. یہ واضح کیا جائے کہ فقہ کے ذخیرے میں خواتین کا کردار محض روایت حدیث تک محدود نہ تھا بلکہ وہ تدریس اور فتویٰ کے میدان میں بھی پیش پیش تھیں۔
 3. معاصر دور میں خواتین کے علمی کردار کے احیاء کے لیے ان تاریخی نمونوں سے رہنمائی حاصل کی جائے۔
- اس مقالے کے ذریعے ہم یہ نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کریں گے کہ اسلامی فقہ کی تدوین میں خواتین کا کردار نہ صرف بنیادی تھا بلکہ علمی روایت کی پائیداری کے لیے لازم بھی تھا۔

خواتین کا کردار عہدِ حنفی میں

حنفی فقہی روایت اسلامی فقہ کے سب سے قدیم اور وسیع مکاتب میں شمار ہوتی ہے، جس کی بنیاد امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ (وفات: 150ھ) نے رکھی۔ اس مکتب کی امتیازی خصوصیت اس کا اجتہادی منہج، قیاس و رائے کا استعمال، اور فقہی استدلال کی وسعت ہے۔ عہدِ حنفی میں خواتین نے فقہ اور حدیث کے میدان میں اہم کردار ادا کیا، اگرچہ یہ کردار عمومی تاریخی بیانیے میں اکثر نظر انداز ہوا ہے۔

علمی شرکت اور تفقہ فی الدین

امام ابو حنیفہؒ کی مجلس درس میں خواتین بھی شامل ہوتی تھیں۔ ابن عبد البر نے ذکر کیا ہے کہ امام صاحب کے حلقے میں ایسی خواتین تھیں جو مسائل فقہیہ پر استفسار کرتیں اور ان کے جوابات کو محفوظ کرتیں³۔ یہ بات اس دور کی علمی فضا کی نمائندگی کرتی ہے جہاں خواتین علم حاصل کرنے اور مسائل پر بحث کرنے میں آزادانہ شریک رہیں۔

عہدِ حنفی میں خواتین کا سب سے نمایاں کردار روایتِ حدیث اور فقہی استنباط میں معاونت تھا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی فقہی میراث نے حنفی مکتب پر گہرا اثر ڈالا، اور متعدد مسائل میں ان کے اقوال کو بطور حجت نقل کیا گیا۔ امام سرخسی اپنی کتاب المبسوط میں لکھتے ہیں:

وقد أخذ أبو حنيفة عن عائشة رضي الله عنها مسائل في الفرائض والطلاق، وكانت هي المرجع في كثير من أبواب الأحكام.⁴

فتویٰ اور قضاء میں خواتین کی شمولیت

حنفی فقہ میں فتویٰ دینے کا مدار علم اور اہلیت پر ہے، نہ کہ جنس پر۔ ابن عابدینؒ (1787-1836ء) لکھتے ہیں:

*يجوز للمرأة إذا بلغت مبلغ الفقهاء أن تفتي، لأن الفتوى بيان حكم الله، وليس من خصائص الذكورة.*⁵

ترجمہ: اگر عورت فقہاء کے درجے کو پہنچ جائے تو اسے فتویٰ دینے کی اجازت ہے، کیونکہ فتویٰ اللہ کے حکم کی وضاحت ہے، اور یہ مردوں کی خصوصیت نہیں ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حنفی اصول میں عورت کا فتویٰ معتبر ہے، اور اس میں مرد و عورت کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی۔ قضاء عدالت کے باب میں حنفی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عورت کا قاضی بننا بعض دائرہ کار میں جائز ہے۔ علامہ ابن المہامیؒ فتح القدیر میں امام ابو حنیفہؒ کے رائے نقل کرتے ہیں:

*إن أبا حنيفة جاز قضاء المرأة في الأموال وما تصح فيه شهادتها.*⁶

ترجمہ: امام ابو حنیفہ نے عورت کے قاضی بننے کو ان معاملات میں جائز قرار دیا جہاں اس کی شہادت درست سمجھی جاتی ہے، جیسے مالی معاملات۔

اس کے برعکس امام ابو یوسف اور امام محمد اصحاب ابو حنیفہ کے نزدیک قضاء صرف مردوں کے لیے خاص ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہ کی یہ رائے ظاہر کرتی ہے کہ فقہ حنفی میں خواتین کو عدالتی ذمہ داری کے محدود دائرے میں تسلیم کیا گیا۔

مفسرین کی آراء

مفسرین نے قرآن کی آیات قضاء اور شہادت کے ضمن میں عورتوں کی شرکت پر بحث کی ہے۔ امام قرطبی وفات: 671ھ) آیت ﴿إِنِّي جَعَلْتُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا﴾ [البقرة: 124] کے ذیل میں لکھتے ہیں:

*الإمامة الكبرى والقضاء إنما يتولاها الرجال، وأما الفتوى فبأمر أوسع، وقد نقل عن أمهات المؤمنين الفتيا.*⁷

ترجمہ: امامت کبریٰ اور قضاء مردوں کے ذمہ ہے، لیکن فتویٰ کا دروازہ زیادہ وسیع ہے، اور امہات المؤمنین سے فتویٰ دینا منقول ہے۔

یہ تفسیر ظاہر کرتی ہے کہ فقہی روایت میں اگرچہ قضاء زیادہ تر مردوں کے ساتھ منسلک رہی، لیکن فتویٰ کے باب میں خواتین کی شرکت کو معتبر مانا گیا۔

حنفی فقہ نے اصولی طور پر خواتین کے فتویٰ دینے کو جائز قرار دیا، اگر وہ علم و اہلیت رکھتی ہوں۔ ابن عابدینؒ لکھتے ہیں کہ:

يجوز للمرأة إذا بلغت مبلغ الفقهاء أن تفتي، لأن الفتوى بيان حكم الله، وليس من خصائص الذكورة.*⁸

یہ بات اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ حنفی دور میں عورت کا فتویٰ معتبر سمجھا گیا، اور وہ فقہ کی عملی تشکیل میں حصہ دار رہیں۔

تعلیم و تدریس

خواتین نے تدریس میں بھی کردار ادا کیا۔ بعض خواتین محدثات نے حنفی فقہاء کو حدیث کی روایت کی، جو فقہی استنباط کی بنیاد بنی۔ اکرم ندوی نے اپنی کتاب *المحدثات* میں ذکر کیا ہے کہ کوفہ اور بصرہ میں متعدد خواتین محدثات تھیں جن سے حنفی علماء نے استفادہ کیا⁹۔ ان میں ام الدرداء الصغریٰ اور حفصہ بنت سیرین کے نام نمایاں ہیں، جنہوں نے نہ صرف حدیث بلکہ فقہی مباحث میں بھی اثر چھوڑا۔

خواتین کی آراء کا اثر

حنفی دور میں خواتین کی آراء کا اثر خاص طور پر احوالِ شخصیت اور معاشرتی معاملات میں نمایاں تھا۔ فقہاء نے متعدد مسائل جیسے نکاح، طلاق، حیض و نفاس، اور وراثت میں خواتین کے عملی تجربے کو حجت تسلیم کیا۔ امام کاسانی نے بدائع الصنائع کہا: *إن النساء في أبواب الأحكام الخاصة بهن أدري بأنفسهن، فيقبل قولهن فيما لا يطلع عليه الرجال*¹⁰۔ اس اصول نے فقہی تدوین میں خواتین کے کردار کو مضبوط کیا۔

سماجی اثرات

حنفی دور میں خواتین کی علمی سرگرمیوں کا اثر صرف علمی حلقوں تک محدود نہ رہا بلکہ معاشرتی سطح پر بھی محسوس کیا گیا۔ خواتین کے ذریعے گھروں اور خاندانوں میں دینی تعلیم منتقل ہوتی رہی، جس نے ایک پورے معاشرتی ڈھانچے کو فقہی اور دینی طور پر زندہ رکھا۔

خواتین کا کردار عہدِ شافعی میں۔

خواتین کا کردار عہدِ شافعی میں

شافعی فقہی مکتب کی بنیاد امام محمد بن ادریس الشافعیؒ (150-204ھ) نے رکھی۔ امام شافعی نے علم حدیث اور اصول فقہ کے امتزاج کے ذریعے فقہی استدلال کا ایک نیا منہج وضع کیا۔ اس عہد میں خواتین نے نہ صرف حدیث کی روایت بلکہ فقہ اور تدریس میں بھی اہم کردار ادا کیا، جس سے شافعی فقہ کی تشکیل اور استحکام میں نمایاں خدمات سامنے آئیں۔

علمی و فقہی سرگرمیاں

امام شافعیؒ نے خود حدیث اور سنت کو فقہ کی اساس قرار دیا۔ اس سلسلے میں خواتین محدثات کا کردار نہایت اہم تھا۔ تقی الدین السبکی نے اپنی طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں ذکر کیا ہے کہ امام شافعی نے متعدد خواتین محدثات سے استفادہ کیا اور

ان سے روایت کی ¹¹ ان خواتین نے فقہی ذخیرے کو تقویت دی، کیونکہ شافعی منہج کی بنیاد براہ راست نصوص پر استدلال تھا۔

تدریس اور اجازت روایت

عہد شافعی میں خواتین کے تدریسی کردار کو بھی تسلیم کیا گیا۔ ابن حجر عسقلانی نے الإصابة فی تمییز الصحابة میں ان خواتین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے بعد کے علماء کو تعلیم دی اور انہیں روایت کی اجازت دی ¹² یہ ظاہر کرتا ہے کہ خواتین کو محض طالب علم نہیں بلکہ معلمات اور مرشدات کے طور پر بھی قبول کیا گیا۔

محدثات کا کردار

شافعی دور میں متعدد خواتین محدثات نے شہرت پائی۔ ان میں ام الدرداء، حفصہ بنت سیرین اور کرن الانصاریہ کے نام نمایاں ہیں۔ اکرم ندوی نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب الحدیث میں بیان کیا ہے کہ شافعی مکتب کے طلبہ نے ان خواتین سے استفادہ کیا، اور ان کی روایات فقہی استنباط میں براہ راست استعمال ہوئیں ¹³ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین نہ صرف علم کی ناقلات تھیں بلکہ علم کے ارتقاء میں فعال شریک تھیں۔

فقہی مباحث میں شمولیت

امام شافعی کے شاگردوں کے حلقوں میں بھی خواتین شریک رہیں۔ بعض مسائل میں خواتین کے اقوال کو بطور حجت ذکر کیا گیا، خاص طور پر عورتوں سے متعلقہ فقہی ابواب جیسے حیض، نفاس اور طلاق میں۔ امام نووی نے المجموع میں بعض مسائل نقل کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ خواتین کی شہادت اور تجربہ فقہی استنباط میں معتبر ہے ¹⁴

اثرات اجتماعی

شافعی دور میں خواتین کی علمی سرگرمیوں نے معاشرتی سطح پر بھی اثر ڈالا۔ خواتین کی تعلیم کے ذریعے گھروں میں دینی فہم پھیلا، اور یہ سلسلہ نسل در نسل منتقل ہوا۔ یہ حقیقت شافعی فقہ کی ترویج میں ایک بنیادی عنصر بنی، کیونکہ فقہ صرف عدالتوں اور درس گاہوں تک محدود نہ رہا بلکہ عام معاشرتی زندگی میں راسخ ہوا۔

تقابلی جائزہ: خواتین کا کردار عہد حنفی اور شافعی میں

اسلامی فقہ کی تدوین کے ابتدائی ادوار میں خواتین کا کردار نمایاں رہا۔ تاہم، جب ہم حنفی اور شافعی مکاتب کا تقابلی مطالعہ کرتے ہیں تو ان دونوں ادوار میں خواتین کی علمی و فقہی شمولیت میں نمایاں فرق اور مماثلت دونوں نظر آتی ہیں۔ یہ جائزہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ کس طرح مختلف فقہی مناہج نے خواتین کے کردار کو جگہ دی اور ان کے اثرات کو قبول کیا۔

علمی ماحول اور منہج کا فرق

حنفی مکتب کی بنیاد عراق میں رکھی گئی، جہاں کثیر مسائل کا حل قیاس اور رائے کی بنیاد پر کیا جاتا تھا۔ اس ماحول میں خواتین کی علمی شرکت زیادہ عملی مسائل تک محدود رہی، خصوصاً نکاح، طلاق اور خواتین سے متعلق مسائل۔ امام سرخسی کے مطابق:

المرأة أعلم بأحوال النساء في أمور الحيض والطلاق، ولهذا يُقدّم قولها عند الاختلاف.¹⁵

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حنفی فقہ میں خواتین کے عملی تجربے کو فقہی استنباط میں اہم مقام دیا گیا۔ دوسری طرف شافعی مکتب کا منہج نصوص حدیث و سنت پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اس وجہ سے خواتین کا کردار اس دور میں روایت حدیث اور تدریس میں زیادہ نمایاں ہوا۔ تقی الدین السبکی نے ذکر کیا ہے کہ امام شافعی اور ان کے تلامذہ نے متعدد خواتین محدثات سے استفادہ کیا¹⁶ اس طرح شافعی دور میں خواتین زیادہ تر علمی روایت اور تعلیم کے ذریعے فقہی تدوین کا حصہ بنیں۔

فتویٰ اور قضاء میں شرکت

حنفی فقہ نے اصولی طور پر خواتین کے فتویٰ کو جائز قرار دیا اگر وہ علم رکھتی ہوں¹⁷ ابن عابدین کے مطابق عورت کا فتویٰ معتبر ہے، کیونکہ وہ حکم شرعی کی وضاحت ہے اور یہ مرد و عورت دونوں کے لیے ممکن ہے۔ اس کے برعکس شافعی مکتب میں اگرچہ خواتین نے تعلیم و تدریس میں نمایاں کردار ادا کیا، لیکن فتویٰ اور قضاء میں ان کا کردار نسبتاً محدود رہا۔ اس کی وجہ غالباً معاشرتی حالات اور شافعی منہج کا زیادہ رسمی ڈھانچہ تھا۔

حدیث اور روایت میں کردار

حنفی دور میں خواتین نے بھی حدیث روایت کی، لیکن شافعی مکتب میں ان کا کردار زیادہ نمایاں اور دستاویزی شکل میں محفوظ رہا۔ اکرم ندوی نے اپنی کتاب *المحدثات* میں بتایا ہے کہ شافعی علماء نے خواتین محدثات سے کثرت سے سماع کیا¹⁸۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ دونوں مکاتب میں خواتین نے حدیث بیان کی، لیکن شافعی منہج میں ان کی علمی روایت زیادہ نمایاں اور محفوظ ہو گئی۔

سماجی اثرات

حنفی دور میں خواتین کی علمی سرگرمیاں زیادہ تر گھریلو اور معاشرتی دائروں میں مرکوز تھیں، جہاں وہ خاندانوں کو تعلیم دیتی تھیں اور نسلوں کو فقہی ورثہ منتقل کرتی تھیں۔ دوسری طرف شافعی دور میں خواتین نے عوامی تدریس اور روایت میں زیادہ فعال کردار ادا کیا۔ ابن حجر عسقلانی نے متعدد خواتین محدثات کا ذکر کیا ہے جو بڑے حلقوں میں تعلیم دیتی

تھیں¹⁹۔ یہ فرق اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ شافعی منہج نے خواتین کو زیادہ عوامی سطح پر نمایاں کیا، جبکہ حنفی منہج نے انہیں فقہی استنباط کے عملی پہلوؤں میں زیادہ جگہ دی۔
مشترکہ پہلو

ان دونوں مکاتب میں خواتین کے کردار کے کچھ مشترکہ پہلو بھی تھے:

1. دونوں ادوار میں خواتین نے حدیث اور فقہ دونوں میں حصہ لیا۔
2. خواتین کی علمی خدمات کو اصولی طور پر تسلیم کیا گیا اور ان سے استفادہ کیا گیا۔
3. نکاح، طلاق، حیض اور وراثت جیسے مسائل میں خواتین کی آراء کو خاص طور پر اہم سمجھا گیا۔
4. دونوں مکاتب میں خواتین کی علمی سرگرمیوں نے گھریلو اور سماجی سطح پر فقہی تعلیم کے پھیلاؤ کو یقینی بنایا۔

تقابلی نتائج

- حنفی کتب: خواتین کا کردار زیادہ عملی فقہی مسائل اور فتویٰ سے جڑا ہوا تھا۔
 - شافعی کتب: خواتین کا کردار زیادہ تر روایت حدیث اور تدریس سے وابستہ رہا۔
 - حنفی منہج میں خواتین کے تجربات کو بطور دلیل قبول کرنے کی روایت نمایاں رہی۔
 - شافعی منہج نے خواتین کی علمی روایت کو زیادہ دستاویزی اور عوامی سطح پر محفوظ کیا۔
- یہ فرق اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مختلف فقہی مناہج نے اپنے سیاق و سباق کے مطابق خواتین کے کردار کو اہمیت دی، اور مجموعی طور پر خواتین کی علمی شمولیت نے فقہ اسلامی کی تشکیل اور بقائیں اہم کردار ادا کیا۔

خاتمہ (Conclusion)

اسلامی فقہ کی تاریخ میں خواتین کا کردار ایک ایسا پہلو ہے جسے اکثر نظر انداز کیا گیا ہے، حالانکہ حقائق یہ بتاتے ہیں کہ خواتین نے فقہ کی تدوین، روایت حدیث اور علمی تعلیم و تدریس میں اہم حصہ لیا۔ اس تحقیق نے حنفی اور شافعی ادوار کے تناظر میں خواتین کی علمی شمولیت کا تقابلی جائزہ پیش کیا، جس سے یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ خواتین نہ صرف علمی مجالس کا حصہ رہیں بلکہ انہوں نے فقہی استنباط، تدریس اور فتویٰ کے میدانوں میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ حنفی دور میں خواتین کا کردار زیادہ تر عملی فقہی مسائل اور فتویٰ کے دائرے میں نظر آتا ہے۔ فقہائے حنفیہ نے ان کے تجربات کو معتبر تسلیم کیا، خصوصاً عورتوں کے مخصوص مسائل جیسے حیض، نفاس، نکاح اور طلاق میں۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ فقہ اسلامی میں عورت کے ذاتی تجربے کو ایک فقہی ماخذ کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

دوسری طرف شافعی دور میں خواتین کی خدمات زیادہ تر حدیث کی روایت اور علمی تدریس میں سامنے آئیں۔ امام شافعی اور ان کے شاگردوں نے متعدد خواتین محدثات سے استفادہ کیا، اور یہ روایات بعد میں فقہی استدلال کی بنیاد بنیں۔ اس دور میں خواتین کو عوامی سطح پر تعلیم دینے اور اجازت روایت دینے کا موقع ملا، جس نے شافعی فقہ کو مضبوط بنانے میں مدد دی۔

تقابلی طور پر دیکھا جائے تو دونوں مکاتب فکر نے اپنے اپنے منہج کے مطابق خواتین کی علمی صلاحیتوں کو جگہ دی۔ حنفی منہج میں خواتین کے عملی اور تجرباتی پہلو کو زیادہ اہمیت دی گئی، جبکہ شافعی منہج میں ان کے علمی و تعلیمی کردار کو زیادہ نمایاں کیا گیا۔ یہ دونوں پہلو دراصل ایک دوسرے کے تکملے ہیں اور اس بات کی دلیل ہیں کہ فقہ اسلامی کی تاریخ میں خواتین کبھی غیر حاضر نہیں رہیں، بلکہ ان کی شرکت فقہی روایت کی بقا اور نشوونما کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی تھی۔

اس تحقیق سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلم خواتین کی علمی خدمات کو صرف ماضی تک محدود سمجھنا درست نہیں۔ آج کے دور میں، جب مسلم خواتین اعلیٰ تعلیمی اداروں میں فقہ اور شریعت کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں، ان کے لیے یہ تاریخی مثالیں ایک روشن راستہ فراہم کرتی ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہیں کہ فقہ اسلامی کی تشکیل ہمیشہ ایک مشترکہ علمی کاوش رہی ہے، جس میں مرد اور عورت دونوں شامل رہے ہیں۔

آخر میں کہا جاسکتا ہے کہ خواتین کی علمی شرکت نہ صرف اسلامی فقہ کی تشکیل میں اہم ہے بلکہ امت مسلمہ کی فکری اور تہذیبی ترقی میں بھی لازمی ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنا اور خواتین کو جدید علمی اور فقہی میدانوں میں مؤثر کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کرنا فقہ اسلامی کے ارتقاء اور اس کی عصری معنویت کے لیے ناگزیر ہے۔

نتائج – Findings/Results)

1. اسلامی فقہ کی تدوین میں خواتین نے ابتدائی صدیوں سے لے کر بعد کے ادوار تک فعال کردار ادا کیا، اگرچہ اکثر تاریخی ریکارڈ میں ان کا ذکر محدود رہا۔
2. عہد حنفی میں خواتین کا کردار زیادہ تر عملی مسائل (نکاح، طلاق، حیض، نفاس) اور فتویٰ کی سطح پر نمایاں ہوا۔
3. امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ نے خواتین کی فقہی آراء کو معتبر مانا، خصوصاً ان معاملات میں جو عورتوں کے ذاتی تجربے سے متعلق تھے۔

4. حنفی فقہ نے اصولی طور پر خواتین کو فتویٰ دینے کی اجازت دی، بشرطیکہ وہ علم اور اہلیت رکھتی ہوں۔
5. عہد شافعی میں خواتین کا کردار زیادہ تر روایت حدیث اور علمی تدریس کے شعبے میں سامنے آیا۔
6. امام شافعی اور ان کے شاگردوں نے متعدد خواتین محدثات سے استفادہ کیا، اور ان کی روایتیں فقہی استنباط میں

استعمال ہوں گیں۔

7. شافعی منہج نے خواتین کو عوامی سطح پر تدریس اور اجازتِ روایت دینے کا زیادہ موقع فراہم کیا۔
8. دونوں مکاتب فکر میں خواتین کی شرکت کا اصل دائرہ فقہ اور حدیث کے ساتھ تعلیم و تربیت اور گھریلو سطح پر دینی وراثت کی منتقلی بھی تھا۔
9. حنفی اور شافعی دونوں منہج میں خواتین کی علمی شرکت کو اصولی طور پر تسلیم کیا گیا، اگرچہ عملی اظہار مختلف صورتوں میں ہوا۔
10. حنفی منہج میں خواتین کا کردار زیادہ فقہی عملی استنباط پر مبنی تھا، جبکہ شافعی منہج میں ان کا کردار زیادہ نصوصی و تعلیمی تھا۔
11. خواتین کی علمی سرگرمیوں نے معاشرتی سطح پر اسلامی فقہ کے پھیلاؤ اور بقائیں بنیادی کردار ادا کیا۔
12. تاریخی شواہد اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ خواتین فقہی روایت کی محافظ اور معلمہ دونوں رہیں۔
13. یہ تقابلی مطالعہ واضح کرتا ہے کہ خواتین کی علمی شمولیت نہ صرف ممکن بلکہ فقہ اسلامی کے ارتقاء کے لیے ضروری تھی۔
14. معاصر دور کے لیے یہ نتائج اس امر پر زور دیتے ہیں کہ خواتین کو فقہی تحقیق اور تدریس میں بھرپور مواقع دیے جائیں، تاکہ وہ اپنی تاریخی وراثت کو آگے بڑھا سکیں۔

حواشی

¹ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، (بیروت: دار صادر، 1968ء)، ج 2، ص 135.

□ Ibn Sa'd, al-Tabaqat al-Kubra, (Beirut: Dar Sader, 1968), vol. 2, p. 135.

² علاء الدین الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1982ء)، ج 7، ص 3.

‘Ala’ al-Din al-Kasani, Bada’i’ al-Sana’i’ fi Tartib al-Shara’i’, (Beirut: Dar al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1982), vol. 7, p. 3.

³ ابن عبد البر، الانتقاء فی فضائل الثانیۃ الأئمۃ الفقہاء، (قاہرہ: مطبعة السعادة، 1320ھ)، ص 152.

Ibn ‘Abd al-Barr, al-Intiqā’ fi Fada’il al-Thalāthat al-A’immah al-Fuqahā’, (Cairo: Matba’at al-Sa’adah, 1320H), p. 152.

⁴ شمس الأئمۃ السرخسی، المبسوط، (بیروت: دار المعرفۃ، 1993ء)، ج 5، ص 12.

Shams al-A'immah al-Sarakhsi, al-Mabsut, (Beirut: Dar al-Ma'rifah, 1993), vol. 5, p. 12.

⁵ ابن عابدین، رد المحتار علی الدر المختار، (بیروت: دار الفکر، 2000ء)، ج 6، ص 302.

Ibn 'Abidin, Radd al-Muhtar 'ala al-Durr al-Mukhtar, (Beirut: Dar al-Fikr, 2000),
vol. 6, p. 302.

⁶ ابن المہام، فتح القدیر للعاجز الفقیر، (بیروت: دار الفکر، 1985ء)، ج 5، ص 456.

□ Ibn al-Humam, Fath al-Qadir li- 'Ajiz al-Faqir, (Beirut: Dar al-Fikr, 1985), vol. 5, p. 456.

⁷ القرطبی، الجامع لأحكام القرآن، (القاهرة: دار الکتب المصریة، 1964ء)، ج 2، ص 110.

□ al-Qurtubi, al-Jami' li-Ahkam al-Qur'an, (Cairo: Dar al-Kutub al-Misriyyah, 1964),
vol. 2, p. 110.

⁸ ابن عابدین، رد المحتار علی الدر المختار، ج 6، ص 302.

Ibn 'Abidin, Radd al-Muhtar 'ala al-Durr al-Mukhtar, vol. 6, p. 302.

⁹ اکرم ندوی، المحدثات Women Scholars in Islam، (Oxford: Interface Publications, 2007)، ج 2، ص 55.

Akram Nadwi, al-Muhaddithat: Women Scholars in Islam, (Oxford: Interface
Publications, 2007), vol. 2, p. 55.

¹⁰ علاء الدین الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج 7، ص 4.

□ 'Ala' al-Din al-Kasani, Bada'i' al-Sana'i' fi Tartib al-Shara'i', vol. 7, p. 4.

¹¹ تقی الدین السبکی، طبقات الشافعیة الکبری، (قاهرة: دار احیاء الکتب العربیة، 1964ء)، ج 1، ص 215.

Taqi al-Din al-Subki, Tabaqat al-Shafi'iyah al-Kubra, (Cairo: Dar Ihya' al-Kutub al-
'Arabiyyah, 1964), vol. 1, p. 215.

¹² ابن حجر عسقلانی، الإصابۃ فی تمییز الصحابة، (بیروت: دار الکتب العلمیة، 1995ء)، ج 8، ص 142.

Ibn Hajar al- 'Asqalani, al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah, (Beirut: Dar al-Kutub al-
'Ilmiyyah, 1995), vol. 8, p. 142.

¹³ اکرم ندوی، المحدثات Women Scholars in Islam، (Oxford: Interface Publications, 2007)، ج 3، ص 88.

□ Akram Nadwi, al-Muhaddithat: Women Scholars in Islam, (Oxford: Interface
Publications, 2007), vol. 3, p. 88.

¹⁴ یحییٰ بن شرف النووی، المجموع شرح المہذب، (بیروت: دار الفکر، 1997ء)، ج 2، ص 350.

Yahya ibn Sharaf al-Nawawi, al-Majmu' Sharh al-Muhadhdhab, (Beirut: Dar al-Fikr, 1997), vol. 2, p. 350.

¹⁵ شمس الأئمة السرخسي، المبسوط، ج 5، ص 12.

□ Shams al-A'immah al-Sarakhsi, *al-Mabsut*, vol. 5, p. 12.

¹⁶ تقي الدين السبكي، طبقات الشافعية الكبرى، (قاہرہ: دار احیاء الکتب العربیہ، 1964ء)، ج 1، ص 215.

□ Taqi al-Din al-Subki, *Tabaqat al-Shafi'iyyah al-Kubra*, (Cairo: Dar Ihya' al-Kutub al-'Arabiyyah, 1964), vol. 1, p. 215.

¹⁷ ابن عابدین، رد المحتار علی الدر المختار، ج 6، ص 302.

□ Ibn 'Abidin, *Radd al-Muhtar 'ala al-Durr al-Mukhtar*, vol. 6, p. 302.

ج 3، (Oxford: Interface Publications, 2007)، *Women Scholars in Islam*: اکرم ندوی، المحدثات 18 ص 90.

□ Akram Nadwi, *al-Muhaddithat: Women Scholars in Islam*, (Oxford: Interface Publications, 2007), vol. 3, p. 90.

¹⁹ ابن حجر عسقلانی، الإصباح فی تمییز الصحابة، ج 8، ص 142.

Ibn Hajar al-'Asqalani, *al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah*, vol. 8, p. 142.